سوال

مسجد کے پاس قبریں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسی مسجد میں جس کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔ نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے:

«عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیها رواہ الجماعة البخاري وابن ماجة» (منتقی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔''

دوسری حدیث: میں ہے:

«عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام رواہ الخمسة الا النسائی» (منتقی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام زمین مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام''

تیسری حدیث: میں ہے:

«عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجعلوا من صلوة تکم فی بیوتکم ولا تتخذوها قبوراً رواہ الجماعة الا ابن ماجة» (منتقی)

''رسول اللہ نے فرمایا: کچھ نماز گھروں میں پڑھو اور ان کو قبریں نہ بناؤ''

چوتھی حدیث: میں ہے:

«عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ھم مساجد» (متفق علیہ ۔ مشکوٰۃ)

''رسول اللہ ﷺ نے آخری بیماری میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنایا۔''

پانچویں حدیث: میں ہے:

«عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی یقرأ فیہ سورۃ البقرۃ» (رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن)

''اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جائے۔''

پہلی حدیث میں قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ سوال میں جس مسجد کا ذکر ہے۔ اگر اس کے سامنے کے دروازے کھلے ہوں تو نماز قطعاً حرام ہے کیونکہ قبریں سامنے ہیں۔ اگر دروازے بند ہوں تو بھی ٹھیک نہیں۔ دروازوں کا قبلہ رُخ ہونا شبہ ڈالتا ہے کہ مسجد قبرستان کے متعلق ہے۔ کیونکہ دروازے قبروں کی خاطر رکھے ہیں۔ ایسی مسجد میں نماز ٹھیک نہیں کیونکہ چوتھی حدیث میں قبروں کو مسجد بنانے پر لعنت کی ہے۔ دوسری حدیث میں قبرستان میں نماز سے منع فرمایا ہے اور اس کے دائیں بائیں قبروں کا ہونا یہ بھی اس بات کی تائید ہے کہ یہ مسجد قبرستان کا حصہ ہے۔ اگر بالفرض مسجد پہلے ہو اور قبریں پیچھے بنی ہوں تو بھی کچھ خلل آگیا کیونکہ تیسری اور پانچویں حدیث میں گھروں کو قبریں بنانے سے نہی کی ہے اور گھر میں قبر کی یہی صورت ہوتی ہے کہ گھر کی حدود اور صحن وغیرہ میں قبر بنا دی جائے۔ دائیں طرف قبر اسی قسم کی معلوم ہوتی ہے اور دوسری قبروں کا حال بھی مشتبہ ہے۔ اس لیے ایسی مسجد میں نماز سے احتیاط کرنا چاہیے اگر قبریں یہاں سے ہٹا دی جائیں اور ہڈیاں دوسری جگہ دفن کر دی جائیں تو پھر نماز میں کوئی کھٹکا نہیں لیکن قبریں اس وقت ہٹائی جا سکتی ہے جب مسجد پہلے ہو کیونکہ اس صورت میں یہ قبریں خلاف شرع ہوں گی جن کا ہٹانا ضروری ہوگا ورنہ مسجد کو یہاں سے ہٹانا چاہیے۔ ہاں اگر مشرکوں کی قبریں ہوں تو ہر صورت میں ہٹائی جا سکتی ہیں۔ مسجد نبوی اس طرح بنی تھی۔ ہاں اگر قبریں حدود مسجد سے بالکل باہر ہوں اور مسجد قبرستان کے حصہ میں نہ ہو تو پھر ہٹانے کی ضرورت نہیں مگر قبروں اور مسجد کے درمیان دیوار بنا دینی چاہیے تاکہ کسی وقت اتفاقیہ مسجد کا کوئی دروازہ کھلا رہ جائے تو نظر نہ پڑے اگر قبل بعد کا علم نہ ہو تو پھر معاملہ مشتبہ ہے۔ احتیاط نہ پڑھنے میں ہے۔ کیونکہ نماز کا معاملہ نازک ہے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص336